سبحان الّذی اسری بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | ۔۔۔ لقد نصر ۔۔۔ بدر ۔۔۔ انتم اذلہ
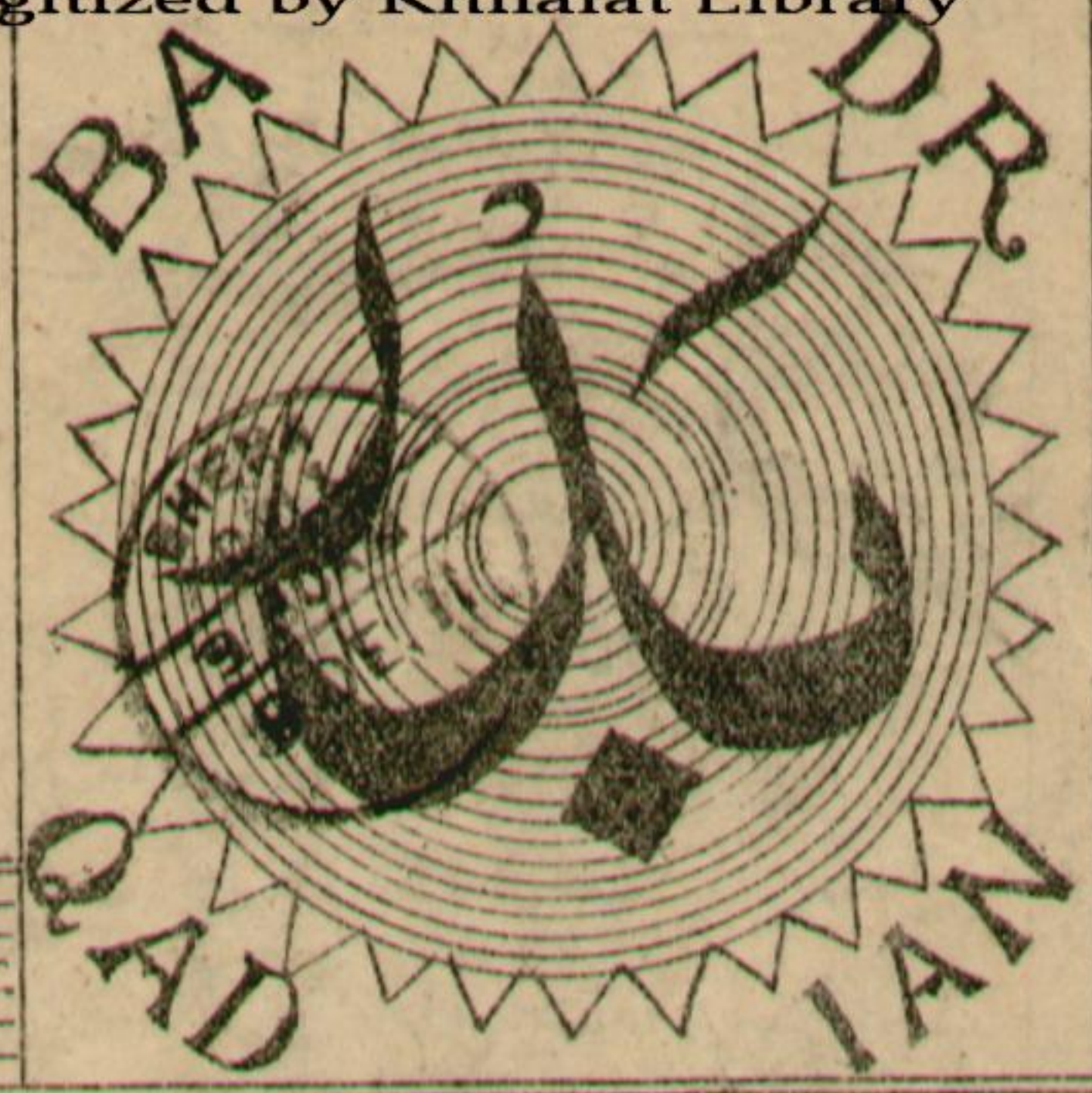



# بدر
BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

بغیر ضمیمہ ۔۔۔ قیمت پیشگی ۔۔۔

مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ ایں صد | Reg. No. L. CCLXXXVIII | الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؑ

پیشگی چار روپے | ضمیمہ درس قرآن مجید

(نمبر) ۱۵- ذی الحجہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ دسمبر ۱۹۱۱ء مطابق ۲۲ مگھر ۶۹ (جلد ۱۱)

نور دین مصطفٰے پاؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | بھائیو! گر دعا یاں آؤ گے تم


## دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے ۔ شرک سے مجتنب رہیگا

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زناء اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت ۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا ۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا ۔ اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا ۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا ۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✦

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آنحضرت ۔۔۔

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
مصطفٰے ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم

آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام

مہرِ او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جانِ ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست

آں ہمہ از حضرتِ احدیت است
منکرِ آں مستحقِ لعنت است

معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
منکرِ آں موردِ لعنِ خداست

معجزاتِ انبیاءِ سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

# اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ اللہ تعالیٰ کے نفضل وکرم سے بخیر وعافیت ہین۔ درس قرآن شریف حسب معمول روزانہ ہوتا ہی عید کا خطبہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے پڑہا۔ جو نیچے ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ عاجز راقم گذشتہ ایتوار کو ضلع امرتسر مین ایک ہندو کو مسلمان کرنے کے واسطے حضرت کے حکم سے گیا ہتا۔ مفصل کیفیت آیندہ۔

حضرت صاحبزادہ صاحب دہلی تشریف لے گئے ہین

## خطبہ عید

خطبہ یوم النحر یوم السبت دہم ذی الحجہ ۱۳۲۹ ہجری - نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

از صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ الی قولہ تعالیٰ۔ ما انا بظلام للعبید۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر عیدین مین سورہ ق۔ سورہ جمعہ۔ سورہ مومنون۔ سورہ غاشیہ ان سورتون کو پڑہا کرتے ہے۔ اس نسبت سے کہ ان سورتون مین خصوصیت کے ساتھ اجتماع کے واقعے مذکور ہین۔ ظاہر ہر شخص اپنے عیوب ظاہری وباطنی کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہی بخلاف اس حالت کے کہ جب مکان مین اپنے خلوت مین ہوتا ہے۔ تو بڑی بے تکلفی سے رہتا ہے۔ کچھ اپنے عیوب اور نقائص کی پروا نہین کرتا۔ مگر جب مجلسون مین ہوتا ہے تو بڑا محتاط ہر امر مین اپنے کو بناتا ہے ڈرتا ہے کہ مبادا کہین میرا کوئی نقص کسی پر ظاہر ہو جاوے۔ یہ ایک فطری تقاضا ہے۔ جو ہر انسان کی طبیعت مین ہوا کرتا ہے بعض انسانون کو تخلیہ مین اگر کچھ نصیحت کرو تو وہ اسے خوشی سے سنتے ہین۔ مگر وہی نصیحت کی باتین ان کو جب مجلس مین سنائی جاوین۔ تو اسکو برا مناتے ہین اور سننا پسند نہین کرتے۔ سورہ ق مین جو ایک خاص غرض ہی۔ اسکو مین انشاء اللہ بیان کرونگا۔ عید کے دنون مین عام طور پر زیادہ سے زیادہ دو تین لاکھ انسانون کا مجمع ہوتا ہے۔ مگر بروز قیامت اولین وآخرین کا اجماع ہوگا۔ اور وہان وجاءت کل نفس معہا سائق وشہید کا نظارہ ہوگا۔ اور وہان یہ دیکہا جاوے گا۔ کہ لباس التقویٰ سے مزین ہو کر کون آیا ہے اور اس لباس تقوےٰ پر کس کس کے عیب داغ پڑے ہوئے ہین اور کس کے تقویٰ کے کپڑے بے عیب اور میل کچیل سے پاک صاف ہین کیسی ذلت کی بات ہے۔ کہ وہان دوست دشمن۔ خویش واقارب اور مان باپ سب حاضر ہونگے۔ جو کچھہ بدی دنیا مین کسی نے یہان کی ہوگی۔ وہ تمام اولین آخرین کے سامنے ظاہر ہونے لگیگی۔ اور متعین قرین ہی شہادت دیگا کہ ھذا ما لدی عتید۔ پہر وہان تبریز بہی ہونے لگین گی۔ مجرم اپنی بریت ظاہر کرنے کے لئے حیلے حوالے کرنے لگیگا۔ اور الزام دوسرے پر پھینکنا چاہیگا آگے سے اور قرین یون کہہ کر رد کریگا۔ ربنا ما اطغیتہ ولکن کان فی ضلال بعید۔ پروردگار احکم الحاکمین کی جناب سے یون فیصلہ ہوگا۔ کہ یہ وقت بحث مباحثات کا نہین ہے۔ لا تختصموا لدی وقد قدمت الیکم بالوعید اور ارشاد ہوگا کہ ہمنے پہلے ہی سے نذیر بھیجکر آج کے دن کی مصیبت سے تم کو آگاہ کر دیا تہا۔ ما یبدل القول لدی وما انا بظلام للعبید۔ فیصلہ کرنے مین کسی پر ظلم نہین کرونگا۔ میرے حضور مین چالاکیون سے جو حق الامر ہے۔ اس مین تبدل وتغیر راہ نہین پاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے۔ کہ یوم الجزاء اور اجتماع عظیم کے دن کے لئے لباس التقوےٰ سے مزین ہو کر دنیا سے جاوین اور اپنے پروردگار سے پاک وصاف ملین۔ آمین ثم آمین۔

## کلام امیر رض

**روپیہ بت ہے**

فرمایا۔ اس زمانہ مین سب سے بڑا بت لوگون کے لئے پیسہ ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کو ہی چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور آخرت کی مطلق پروا نہین۔ روپیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سمجہانے کے لئے کہ اس زمانہ کی بت پرستی یہی ہے جس سے موحد مومن کو بچنا چاہئے۔ اس پر بت کا نشان ہونے کا سامان کر دیا تاکہ تصویری زبان مین ہر وقت انکو متنبہ کرتا ہے۔ کہ مین بت ہون ایسا نہ ہو کہ میرے لئے اپنے حقیقی مالک ومحسن ومعبود کو بھول جاؤ۔ پائی سے لیکر اکنی۔ دونی۔ چونی۔ اٹھنی۔ روپے اور پھر پونڈ تک بت ہی تاکہ بت پرستی مشتہر ہو۔ اور اس کے حصول کے لئے لوگ خدا کی نافرمانی کرنے کی جرأت نہ کرین اور اس مین ایسے منہمک نہ ہون۔ کہ خدا ہی بہول جائے۔

**نئی شریعت نہ بناؤ**

ایک صاحب کیطرف سے ایک تحریک پیش ہوئی۔ کہ تمام احمدی نوجوان ایک ماہ مین چار وقت کا کہانا چھوڑ قادیان کی مختلف مدات مین بھیج دین۔

فرمایا۔ مین حیاتی کے تہوڑے دن رہگئے ہین مین پسند نہین کرتا۔ کہ کوئی نئی شریعت پیدا کی جاوے۔ ۲۹ - نومبر ۱۱ء

**منطق الطیر**

فرمایا۔ یہ علم سنسکرت مین بسنت راج عبرانی مین دبر ہاعرف اور یونانی مین ارنی سوتو چیا کہلاتا ہے جو لوگ مرغیان پالتے ہین وہ بہی ذرا غور کرین تو انکو معلوم ہو سکتا ہے کہ جب مرغی نے انڈا دینا ہو تو اسکی آواز کیا ہوتی ہے جب وہ بچکے تو کیا۔ جب بچون کے ساتھ چلے تو کیا۔ جب کوئی خطرہ پیش آئے تو کیا۔ جب بہوک لگے تو کیا۔ وغیر ذالک۔

**سچا علم کونسا علم ہے؟**

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء۔ اللہ تعالیٰ کی خشیت رکہنے والے ہین۔ تو انکو بندون سے عالم لوگ گویا سچے علم کی پہچان یہ ہے کہ اسکے صاحب کا قلب خشیۃ اللہ سے لبریز رہتا ہے۔ بڑا تعجب ہے کہ اس زمانہ مین لوگ جون جون زیادہ پڑہتے ہین تو اسکے دل سے خشیت الٰہی نکل جاتی ہے۔ یہان تک کہ جو سب سے بڑا عالم ہونے کا مدعی ہو۔ وہ سب سے بڑا اللہ سے نڈر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانون کے حال پر رحم فرمائے انہین اپنی جناب سے وہ علوم دے جنکو پڑھنے سے خشیت الٰہی انہین آئے۔

**ابلیس اور شیطان مین کیا فرق ہے**

ابلیس اور شیطان کی اصل جن ہے اور ان دونون مین فرق یہ ہے۔ کہ جو چیز اپنی ذات مین بری اور پر ضرر ہو۔ وہ تو ابلیس ہے اور جس چیز کا ضرر متعدی ہو دوسرونکو بہی دکہ پہنچائے تو وہ شیطان ہے چنانچہ پارہ اول رکوع ۴ مین فرماتا ہے۔ فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکافرین۔ جب تک اسمین انکار و استکبار تہا وہ ابلیس تہا۔ لیکن جب اس کا ضرر متعدی ہوا اور فازلہما الشیطن عنہا۔ اس کی شان ہوئی دوسرونکو بہکانے لگا تو پہر اسے شیطان فرمایا۔ سارے قرآن مجید مین خوب غور کر کے دیکھہ لو جہان جہان ابلیس آیا ہے وہان اس کا ضرر اپنی ذات مین ہے اور جہان اسکا ضرر دوسرون تک پہنچا تو نام شیطان ہے احادیث سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا لفظ بہت وسیع ہے آپنے ایک بار کو

# اڈیٹوریل

## کچھ تو مانو

سلسلہ حقہ کے بدخواہوں نے جب ہر طرح سے اس مقابلہ میں ذلت و ناکامی کا مونھ دیکھ لیا ہے اور کسی عقلی اور نقلی دلائل سے وہ دین حق کے پرزور براہین کو توڑ نہیں سکے اور باوجود سخت مخالفانہ کوششوں کے انہیں اس سلسلہ کی روز افزون ترقی اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے کا ہیبتناک نظارہ حاصل ہوا ہے تو اب ادھر نہیں تو بدخبریں اڑا کر ہی اپنے رفقا کی اشک شوئی کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ اگر خواجہ صاحب نے کہہ دیا کہ ہم کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے اور حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرما دیا کہ مامور کا انکار انسان کو کہاں تک پہنچا دیتا ہے تو لگے اہل حدیث بغلیں بجانے کہ لوجی مرزائیوں کے درمیان اختلاف ہو گیا سلسلہ ٹوٹنے لگا ہو گیا وہ ہو گیا۔ نادانوں نے یہ نہ سوچا کہ صاحبزادہ صاحب نے کب فرمایا ہے کہ میں کلمہ گو کو کافر کہتا ہوں اور خواجہ صاحب نے کہاں فرمایا ہے کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے والے نجات کے وارث ہو جائیں گے۔ ذرا خواجہ صاحب سے جا کر پوچھیں تو سہی کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کو کس اہمیت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس مامور من اللہ کا نہ ماننے والا ان کی نگاہ میں کیا درجہ رکھتا ہے اور حضرت صاحبزادہ کے ساتھ ان کو کس قدر قلبی اخلاص ہے۔ بیوقوفوں نے معلوم نہ کر لیا۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اُمت محمدیہ کی اصلاح کے واسطے کس درد دل سے پیچ و تاب میں ہیں اور ہر دو کس مقصد کی طرف تم کو لانا چاہتے ہیں۔ بالفرض میاں صاحب اور خواجہ صاحب کے طرز بیان میں اگر فرق بھی ہے۔ تو سوچو کہ میاں صاحب تم سے کیا چاہتے ہیں اور خواجہ صاحب کیا چاہتے ہیں کیا ہر دو تمہیں احمدی بنانے کے درپے نہیں ہیں اس راہ سے یا اس راہ سے۔ آؤ کسی راہ سے آؤ ہر حالت میں ہمارا مطلب حاصل ہو کر تم نجات پا جاؤ۔ بس۔ کچھ دن تو لوگوں کا یہ شغل تھا۔ اب غریب مولوی محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری کی وجہ سے بعض اخبار والوں نے ہائے ہو مچانی شروع کر دی ہے کوئی اہل حدیث ہے کوئی اہل فقہ ہے اور کوئی آرین تہذیب کا نمونہ ہے۔ یہ سب ایک ہی رنگ میں رنگین ہیں۔ مولوی عبد اللہ صاحب احمدیت کے واسطے بڑے جوشیلے ہیں کچھ دماغی حالت کے سبب ان کے منہ سے چند کلمات نکلے ہیں پس پھر کیا تھا مخالفین ان کو لے دوڑے ہیں گویا بڑی فتح انہیں نصیب ہو گئی ہے۔ ہم کہتے ہیں بدنصیبو! مانو۔ مولوی عبد اللہ صاحب ہی کو مانو۔ انہیں کے دعوے پر ایمان لاؤ۔ ہمارا اس میں کیا حرج ہے۔ وہ تمہیں وفات مسیح بنواتے ہیں۔ وہ تمہیں مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا منواتے ہیں آؤ کسی بات پر قرار پکڑو۔ پھر خدا تعالیٰ تمہیں اور آگے ہدایت دیگا اور ترقی کے مدارج کی طرف راہنمائی کریگا۔

---

## بزم مشاعرہ

چند روز سے جناب ظہیری بدایونی صاحب جو کہ ایک سو دس کے قریب کتابوں کے مصنف مؤلف یا مترجم ہونے کے علاوہ سنا گیا ہے کہ مشہور شاعر بھی ہیں اپنے کسی پرائیوٹ کام کی وجہ سے یہاں تشریف فرما تھے جو احباب قادیان ان سے ملاقات کرتے رہے ان کے سامنے انہوں نے اپنا کلام پیش کیا۔ اور فن سخن سے تعلق رکھنے والے احباب ان کے کلام کی داد دیتے رہے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض احباب کی خواہش پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اجازت دی کہ ایک مجلس مشاعرہ جناب ظہیری صاحب کی خاطر منعقد ہو جس کے مہتمم شیخ تیمور صاحب مقرر ہوئے۔ احباب احمدیہ نے طرح کے لئے در ثمین کا پہلا مصرع تجویز کیا۔ ع

جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے۔

مسلمان۔ ایمان وغیرہ = قافیہ - اور ہے = ردیف

لیکن جناب ظہیری نے یہ مصرع طرح تجویز فرمایا ع [illegible]

بے نقاب آج سوئے بزم ترا آ جانا۔

آ۔ لا۔ وغیرہ = قافیہ - جانا = ردیف

بالآخر دونوں مصرعوں پر غزلیں لکھنا تجویز ہوا۔ پہلے تجویز تھی کہ لائبریری روم میں یا نواب صاحب کے مکان میں جلسہ ہو۔ لیکن جب معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی زباندانی کی قدر و منزلت بڑھانے کے لئے تشریف فرمائی کا وعدہ کیا ہے تو مدرسہ کا صحن اس مجلس کے واسطے زیادہ موزوں سمجھا گیا۔ ۲۰۔ نومبر کی شام کو طرح کے دونوں مصرعے تجویز ہوئے۔ اور ۲۳۔ نومبر کی صبح کو مشاعرہ منعقد ہونا قرار پایا۔ اس تھوڑی سی ہی مدت میں یہاں کے مصروف الاوقات شعراء نے دونوں مصرعوں پر غزلیں کہیں اور خوب لکھیں۔ چونکہ یہاں شعر شاعری کی طرف چنداں توجہ نہیں کی جاتی اور بالخصوص طلباء کے لئے مناسب بھی نہیں کہ اس شغل میں پڑیں اس واسطے ہمیں معلوم بھی نہ تھا کہ یہاں اتنے شاعر ہیں۔ مشاعرے میں جو پروگرام پیش کیا گیا۔ اس میں چودہ نام تھے۔ مگر بعض شعراء کچھ نہ لا سکے اور مفصلہ ذیل اصحاب نے علی الترتیب اپنے کلام سے حاضرین کو خوش وقت کیا۔

(۱) ظفر حسین صاحب ظفر طالب علم۔ پنجم ہائی کلاس مدرسہ تعلیم الاسلام (۲) مرزا عبد الغفور بیگ صاحب ناز۔ (۳) صوفی عبد العزیز صاحب عزیز۔ متعلم فورتھ ہائی کلاس مدرسہ تعلیم الاسلام۔ (۴) سید محمد یوسف صاحب یوسف۔ متعلم سینیر سیکنڈ کلاس۔ (۵) سید تصور حسین صاحب اویس (۶) منشی نعمت اللہ صاحب انور (سابق مضطر) (۷) سید بدر الحسن صاحب بدر متعلم پنجم ہائی کلاس (۸) اکبر شاہ خان صاحب اکبر نجیب آبادی (۹) عبد الستار خان صاحب شاہ آبادی المتخلص بہ دوست طالب علم ششم ہائی کلاس (۱۰) جناب ظہیر بدایونی صاحب

جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نے ۲۳ کی صبح کو صحن مدرسہ میں کرسیوں [illegible] بچھوانے اور مجلس کو خوبصورت شکل پر ترتیب دینے میں خاص توجہ سے کام لیا تھا۔ وقت مقررہ پر کثیر سی تعداد جمع ہو گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح و حضرت صاحبزادہ صاحب بھی تشریف فرما ہوئے۔ تب مشاعرہ ہوا۔ حضرت کے فرمانے سے جناب اکبر شاہ خان صاحب مطابق پروگرام نام پکارتے گئے اور شعرائے باکمال میدان میں آ کر اپنا اپنا کمال دکھاتے ہوئے اپنے سخن کی داد لیتے گئے۔ محمد یوسف صاحب طالبعلم کی نظم میں تمسخر کی چاشنی تھی اس نے سب کی طبیعتوں کو بشاش کیا۔ نعمت اللہ خان صاحب نے اپنا تخلص مضطر سے انور تبدیل کرنے کی وجہ بھی بتلائی اور اس پر ایک نظم سنائی۔ جناب اکبر نے غزل سے پہلے ایک رباعی پڑھی۔ جناب ظہیری نے پہلے اپنی ایک پرانی لکھی ہوئی قومی نظم غیر طرح پر لطف اداء سے سنائی۔ یہ نظم بہت ہی محظوظ کرنے والی ہوئی۔ پھر اور غیر طرح چند اشعار سنائے اور آخر طرح والی غزل سنائی۔ میں شاعر نہیں کہ کسی کلام پر بحث کر سکوں۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ لیکن جہاں حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے قیمتی وقت سے اہل زبان کی حوصلہ افزائی کی ہے وہاں میں اس اخبار کے اوراق کا ایک حصہ اس شاعر کی تذکرہ دیتا ہوں۔ جناب ظہیری نے تو باوجود طلب کرنے کے اپنا پرچہ عطا نہ فرمایا۔ شاید پھر کبھی ارسال فرما دیں۔ باقی جملہ شعرا

---

کے کلام مین سے بخوف طوالت صرف نمونہ کے [illegible] اشعار نقل کر دیتے ہین جناب ظہیری کا ایک شعر جو انہون نے خاص جوش کے ساتھ [illegible] پڑھا تھا یاد رہ گیا ہے - اور وہ یہ ہے - ؎

مین خود بھی آیتِ رحماں سے اک آیات قرآں ہوں
[illegible] تو مثالی دیکھ لو تفسیرِ قرآں ہے

(اڈیٹر)

## برطرح - بے نقاب آنے لگی بزم ترا آجانا

## ظفر

واہ کیا خوب ہے یہ آپ کا آنا جانا
[illegible] ہوا ابھی کہتے ہو جانا جانا

معجزے جس نے مسیحائی کو دکھلائے بہت
[illegible] جو ایسے کو مسیحا جانا

مر بھی جاؤنگا تو ارمان رہینگے باقی
[illegible] ہے مرا گور میں تنہا جانا

وُہ بُرا ہے جسے مخلوق بُرا کہتی ہو
وہی [illegible] ہے جسے خلق نے اچھا جانا

مین نے اک روز ظفر [illegible] تمنا کی تہی
وائے قسمت کہ اُسے یار نے [illegible] شکوا جانا

## ناز

اِک جھلک حُسنِ جہانتاب کی دکھلا جانا
داغ [illegible] مرے سینے [illegible] جانا

کیون بُرا لگتا ہے دشمن کو ترے کوچہ میں
دو گھڑی تیرے لئے بیمار کا سستا جانا

ہائے کس نیم نگاہی سے گذرنا تیرا
کشتۂ ناز کو بیداد کو تڑپا جانا

ناز وہ راہِ ہدایت پہ [illegible] گمراہ نہین
جس نے مرزا کو فرستادہ خدا کا جانا

## یوسف

سُود کی طرح جفا مین ترا بڑھتا جانا
قرض کی طرح وہ عُشاق کا مارا جانا

پنجۂ عقل کو ناخن نہ دئے تو نے فلک
غیر کی طرح سے بھی کوئی گنجا جانا

## اویس

جناب صوفی صاحب کی غزل قریباً ساٹھ شعر کی ہے اور تمام وکمال مذہبی رنگ مین ڈوبی ہوئی ہے اس لئے اِس ایک غزل کا بلا انتخاب ہی شائع ہونا مناسب ہے۔ لہذا اس سلسلۂ انتخاب مین شامل نہین کی گئی - علیحدہ شائع کی جاتی ہے -

## انور

غیر کیا جانے محبت کا مزا کیا جانا
جانتے ہین یہ ہمین ہم نے جو جانا جانا

محو ہوں ایسا تصوّر مین کسی ذات کے مین
جو نظر آیا وہ ہے یار کا جلوا جانا

ذات کو تیری بقا اور فنا ہے سب کچھ
تو ہمیشہ سے ہے تجھ کو ہی ہمیشہ جانا

کیا طوفان بپا رونے پہ باندہی جو کمر
جس نے دیکھا مری ان آنکھونکو دریا جانا

ناتواں ایسا ہوں آئی جو مرے پاس قضا
بسترِ غم پہ تنِ زار کو کانٹا جانا

دل مرا یادِ خدا سے کبھی خالی نہ رہا
خانۂ دل کو اسی واسطے کعبا جانا

جان جائے کہ رہے خیر بلا سے انور
کوچۂ یار کا چھوڑونگا نہ آ جانا

## بدر

ٹھہرو کچھ دیر تو کیسا ہے یہ جانا جانا
دیکھو اچھا نہین اس طرح تمہارا جانا

اچھے اچھوں کے ہوئے آج لٹکنے ڈھیلے
شاعری کھیل ہے کیا کوئی تماشا جانا

مر بھی جائیگا مگر نام نہ لیگا تیرا
تو نے بدر کو اے یار بھلا کیا جانا

شوق اُٹھتا ہے کہ پھر یار کے کوچہ کو چلیں
دردِ دل ٹھہر کے ذرا تو ہی ٹھہراتا جانا

## اکبر

تو نے سیکھا تو ہے اُس کوچہ کا آنا جانا
دیکھ دھوکہ دل نادان نہ کہین کھا جانا

بیٹھو بیٹھو ابھی آتے ہی یہ کیسا جانا
ٹھہرو ٹھہرو ابھی کیا جلدی ہو جانا جانا

کیا کرین حضرتِ دل ہی نے ڈبو دی لٹیا
پیٹ بھر کر تھا وہ نادان جسے دانا جانا

غیر دو چار ہوں دس بیس ہوں پروا کیا ہے
ہم بھلا اور ڈرین تو نے ہمیں کیا جانا

عزتِ ہمتِ مردانہ کو رکھنا قائم
عشق مین دیکھ نہ اے دل کہین گھبرا جانا

[illegible] کا اکبر
تو نے کیا عشق کو ہے کھیل تماشا جانا

## ولہٗ

بے نقاب آج سُوئے بزم ترا آ جانا
اور پھر مجمعِ عُشّاق مین شرما جانا

بن گئی جان پہ ناصح کے یہ اچھا ہی ہوا
بے نقاب آج سُوئے بزم ترا آجانا

زہر کھلوا سے گا خوبانِ جہاں کو اکثر
بے نقاب آج سُوئے بزم ترا آجانا

خاطرِ غیر سے ہے یہ ورنہ بہت مشکل تھا
بے نقاب آج سُوئے بزم ترا آجانا

جذب کامل ہے اکبر کے تماشا یہ بھی
بے نقاب آج سُوئے بزم ترا آجانا

## عبدالستار خاں

آہ! محفل سے ہمارا وہ اُٹھایا جانا
اور دشمن کا خود اُٹھ اُٹھ کے بٹھایا جانا

مجلسِ عام مین آنکھوں کو چُرا کر مجھسے
کھویا جانا وہ ترا اور مرا پا جانا

رات آدھی بھی نہین آئی سحر تو ہو لے
شام سے کیا یہ لگا رکھا ہے جانا جانا

دل سے چاہا تھا تجھے جان سی مار انو نے
ہمنے کیا سمجھا تجھے تو نے ہمین کیا جانا

ڈر ہے یہ ہو نہ قیامت مین قیامت برپا
تم نہ محشر مین کہین بہر تماشا جانا

یاد رکھنا کہ دغا پاؤ گے عبدالستار
دیکھو اچھا نہین اس کوچہ کا آنا جانا

# غزلیات - برطرح

## جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے

### تاج

کسی کا ماہِ نخشب ہے کسی کا ماہِ کنعاں ہے
مگر ہم سب مسلماں ہیں ہمارا چاند قرآں ہے

کسی کی صورتِ زیبا اثر ہم پر نہیں کرتی
"کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اُس پہ قرباں ہے"

کسی محبوب کے جلوے کا میں مشتاق ہوں ہردم
جنابِ مولوی صاحب کو شوقِ حور و غلماں ہے

خدا کا فضل نور الدین پر یارب رہے دائم
ہمارا پیر و مرشد ہے - ہمارا میر ساماں ہے

نہیں مشکل کشا اے تاج جز ذاتِ خدا کوئی
جو کہتا ہے علی مشکل کشا وہ سخت ناداں ہے

### عزیز

بھلا کس کے لئے منعم یہ اتنا ساز و ساماں ہے
کہ تو دو چار ہی دن کے لئے اس گھر میں مہماں ہے

نہ رکھنا دشنۂ سفاک تشنہ خوں گرفتوں کو
غرورِ سخت جانی بھی ترے دم خم پہ قرباں ہے

غبارِ راہ بن کر خاک میری اُڑتی پھرتی ہے
تو اے دامن کش آخر کون سے پردہ میں پنہاں ہے

ذرا ہاتھوں سے دل کو تھام کر تیار تو ہو لو
ہماری داستانِ غم کا سننا کوئی آساں ہے

کٹھن ہے عشق کی منزل ہے اس کا کاٹنا مشکل
عزیزِ خستہ جاں دل کا لگا لینا تو آساں ہے

### یوسف

نچھوڑیں گے سبو کو گُل کو جب تک جان میں جاں ہے
ہے اپنا عہد شیشہ سے یہ پیمانہ سے پیماں ہے

شکایت طوق کی ہے اور نہ کچھ زنجیر کا شکوہ
ہماری گردشِ تقدیر کا سب کچھ یہ احساں ہے

ہوئی ہے کس قدر گستاخ اے بادِ صبا تو بھی
پریشاں میرے دل کی طرح وہ زلفِ پریشاں ہے

تمنا ہی نہیں دل میں وہ اب بزمِ حسیناں کی
نہیں اب قصۂ وصلِ بتاں خوابِ پریشاں ہے

اُدھر کم فرصتی یوسف اِدھر یہ بذلہ گفتاری
درِ نایاب تحسیں بھی غزل پر تیری قرباں ہے

### بدر

الٰہی آج نکلے قتل کا دل میں جو ارماں ہے
سرِ مقتل کسی کے ہاتھ میں شمشیرِ بُرّاں ہے

جمالِ شاہدِ وحدت بسا ہے اپنی آنکھوں میں
ہماری بزم میں یکساں ہر اک گبر و مسلماں ہے

عدو کا گھر نہیں ملتا بلائے ناگہاں تجھکو
مرے گھر کس لئے ہر روز تو ناخواندہ مہماں ہے

نصیبِ دشمناں رسوا نہ ہو جاؤ مجھے ڈر ہے
وگرنہ قتل ہونے کا مجھے برسوں سے ارماں ہے

دعا ہے بدر کی یارب کہ رحم و فضل تو فرما
مرے استاد اکبر پر کہ اس کا مجھ پہ احساں ہے۔ (آمین)

### اکبر

ہجومِ یاس ہے حسرت ہے رنج و درد و ارماں ہے
کوئی دیکھے تو کیا کیا ایک میرے دل میں پنہاں ہے

بیاباں میں مجھے پھروں رلاتی یادِ مژگاں ہے
کفِ پا میں اگر چبھتا کبھی خارِ مغیلاں ہے

میں کیوں جاؤں گلستاں کو مری گھر میں گلستاں ہے
دلِ پُر داغ میں ہر داغِ حسرت رشکِ گلشن ہے

صبا ہے فصلِ گل ہے باغ ہے اور ابرِ باراں ہے
مزا ہے آج تو ساقی کمی رکھنا نہ تو باقی

یہ میرا جسمِ لاغر رشکِ صد خارِ مغیلاں ہے
کھٹکتا ہوں میں ہر اک دوست دشمن کی نگاہوں میں

کہ شیشہ توڑ کر اب محتسب بھی خود پشیماں ہے
دلِ پُر آرزو کی میرے صورت کیسی دلکش تھی

کہ یہ بزمِ سخن بھی جلوہ گاہِ نازِ خوباں ہے
ذرا رو کے ہوئے تھامے ہوئے دست دل [illegible]

فروغِ حسنِ ظاہر کی حقیقت کچھ نہیں اکبر
نظر میں اپنی [illegible] خار و گل دونوں کا یکساں ہے

## وفا [illegible] شاہ آبادی

([illegible] اکبر)

اگر محفوظ تو کاہیدگی سے ماہِ تاباں [illegible] ہے
تو کہہ سکتے ہیں بے شک ہمسرِ رخسارِ جاناں ہے

ہزاروں حسرتیں مدفون ہیں اس گوشہ [illegible] میں
ہمارا سینۂ پُر داغ بھی گنجِ شہیداں ہے

ہے میری بے کسی کی ہمدمی بھی [illegible]
پرانا یار یعنی دل بھی اب تو دشمنِ جاں ہے

مرے سینہ سے دم نکلا نہ نکلی تیر [illegible]
کدورت ہے ترے دل کی کہ میرے دل کا ارماں ہے

غمِ دنیا سے [illegible] ہم کو اے وفا حاصل ہے آزادی
ہم اربابِ [illegible] ہیں خدا خود میر ساماں ہے

## [illegible] مضطر انور ہو گیا

نام کی تاثیر دل ایسا مو [illegible] ہو گیا
جس قدر تسکین کی اُتنا ہی مضطر ہو گیا

ضعف کا یاں تک اثر مجھ [illegible] پر ہو گیا
استخواں ایک سا یک میرا تارِ بستر ہو گیا

آتشِ سوزِ محبت کی تپش ہمدم [illegible] نہ پوچھ
دل مرا سوزِ دروں سے جل کے اخگر ہو گیا

یہ دلِ بیتاب جل جل کر ہوا [illegible] کباب
راکھ کا اک ڈھیر بس پہلو کے اندر ہو گیا

دیکھ کر اک روز مجھکو میرے مُر [illegible] نے کہا
نام کی تاثیر ہے تو ایسا مضطر ہو گیا

اس لئے اپنا تخلص اور میں [illegible] نے رکھ لیا
یعنی تھا مضطر کبھی پر اب تو انور ہو گیا

التم [illegible] ہے میری اب یہ خدمتِ احباب میں
کہنہ مضطر چھوڑ دیں میں آج انور ہو گیا

## مولوی حافظ تصور حسین صاحب اویسی

فضلِ حق مہدیٔ معہود کا ہے آ جانا
فضل یہ بھی ہے کہ ہم نے اُسے مانا جانا

وقت پر عیسیٔ دوراں کا ہُوا آ جانا
ورنہ نزدیک تھا اسلام کا مُردا جانا

آنا تھا بہرِ خدا - بہرِ خدا تھا جانا
کیا مبارک تھا مسیحا ترا آنا جانا

بیٹھنا - لیٹنا اور جاگنا سونا کھانا
بہرِ حق سب تھا ترا دل شرما جانا

قہر آتا جو نہ تو عیسیٔ دوراں آتا
رحمتِ حق ہے ترا خلق میں بھیجا جانا

تیرے آنے سے کھلے رحمت اللہ کے در
باعثِ رحمتِ اللہ ہے تیرا جانا

آج خوبان زمانہ نے مسیحائے زماں
بحرِ خوبی کا تجھے گوہرِ یکتا جانا

تجھپہ پروانہ صفت جان فدا کرتے ہیں
اپنی محفل کا تجھے سب نے اُجالا جانا

اپنے لائق تجھے ہر شخص نے جانا مانا
قبلۂ مقصود کا ہمنے تجھے مولا جانا

فرش رہ آج بنین کاش ہماری آنکھیں
کاش ان آنکھوں مین ہو جائے ترا آجانا

منتظر جلوۂ دیدار کے ہم بیٹھے ہین
بے نقاب آج سرِ بزم ذرا آجانا

آج ہو کاسۂ امید ہمارا لبریز
مفلسا[...]نہ ہو کل دہر سے اپنا جانا

تیری تعلیم تذبذب کے مرض کا ہے علاج
حشر کا[...] اور سے ممکن نہین کھٹکا جانا

لیکھو آتہم سے تھے ترے تیرِ دعا کے کشتے
کس[...]نے بے سیف و سنان خون بہانا جانا

شکر حق غیر کی حاجت ہمیں مطلق نہ رہی
تیرے [...]وتے کہین ممکن نہین اپنا جانا

متبع ہم کو نہ غادوں کا کیجو یاربّ
خوا[...]ین بھی نہ ہو اس سمت ہمارا جانا

یار کہتا ہے کہ ہم تم سے نہ بولینگے کبھی
[...]یار مین ہوگا جو تمہارا جانا

کون ہوگا جسے اُلفت نہیں تیرے منہ کی
کیا گ[...]نیا سے نہین جانب عقبےٰ جانا

فضل مولاہی سے پاتا ہے ہر اک راہ نجات
غا[...]ل پہ تو اپنے نہ اترا جانا

ابھی آئے ہو ابھی کہتے ہو جانا جانا
خو[...] آپ کا آنا ہے انو کہا جانا

تاب نظارہ اگر ہو تو کلیم آجاؤ
جلوۂ[...]ہی کیا تم نے انو کہا جانا

پہلے پرکھائے پرکھہ دیکھہ کہ ہر باتی وقت
ایک [...]ہوگا ترے نقد کا پرکھا جانا

خام کاری سے کبھی کام کسی کا ہے بنا
رائگ[...]ہو نہ کہیں یہ ترا آنا جانا

قادیان کا طلب غیر مین آکر جانا
رائگا[...]ہے مرے نزدیک یہ آنا جانا

مر کے پاتے ہین کسی نے نہین جیتے پایا
قرب ا[...]ا آسان نہین [...]ا جانا

بے عمل علم ہی اک بارِ الم ہے یارو
ایسا جا[...]ہی کسی نے تو بھلا کیا جانا

شاعری دین مین کچھ ایسا بڑا کام نہین
کام ہے [...]ین نبی خلق میں پھیلا جانا

سنتِ احمدِ مرسل رہے مسلک [...]
کہانا پینا[...] اسی طرز پہ آنا جانا

حق سے ڈر کر رہِ حق پر ہے بھلا آجانا
مال مخلوق[...] باطل ہے برا کہا جانا

ہندیون پر بھی آلہی ہو ہدایت نازل
مثل زلف ا[...]ن کے خصائل مین ہے بل کہا جانا

علم و تحقیق سے ہے کم عجب و تکبر سے سوا
کچھ تواضع[...] نہ طریق رہ تقوےٰ جانا

جن دنیا نے کیا انکو بہت کچھ پامال
دین سیکھا[...] نہ کبھی دین سکھانا جانا

ہیں وہ سرگرم تعلی و تکلف ہیہات
راہِ مولا میں[...] نہ تکلیف اٹھانا جانا

کہتے پھر مانتے ہیں ہم تو حدیث و قرآں
اپنا دستورِ ع[...]ل دل کا سفینا جانا

بدزبانی بھی ہے اک ان کی شعارِ دین سے
گالیاں دینے کو اک اپنا وظیفا جانا

قتل مومن کے لئے انکی زباں ہے تلوار
بس شجاعت کا اسی فعل کو تمغا جانا

آہ! غفلت کے لحافون میں پڑے سوتے ہیں
جاگنا آپ نہ اوروں کو جگانا جانا

دعوئ دین ہر پر دین سے ہین کوسوں دور
دین ہونے کو فقط نفس کا بندا جانا

ضد اور ہٹ نے انہیں دین سے کھویا گویا
سمجھے جو بھی وہ دین اور جو جانا جانا

پیش کرتے نہین کوئی بھی وہ معقول دلیل
کفر کا خلق مین ہے شور مچانا جانا

مولوی مجتہد وقت بنے بیٹھے ہین
ہم مسلمانوں کو کافر ہی بنانا جانا

لاکھ سمجھاؤ انہیں لاکھ نظیرین دکھلاؤ
حق کی جانب نہین پھر کر نہین اصلا جانا

انکو ظنّ بھی نہیں وحی و رسالت تسلیم
دین اسلام کو نادانی سے مُردا جانا

ذات باری کی تکلم کی صفت بھی ہے قدیم
ان مسلمانوں نے اللہ کو گونگا جانا

خیرِ اُمت کے سناتے ہین نرالے اوصاف
وحی و الہام کو جس نے نہین دیکھا جانا

اُمتِ حضرتِ موسیٰ مین نبی ہون تیرہ
ایک بھی اُمتِ احمدؐ مین ستم آجانا

گو محمدؐ کو شہنشاہِ رُسل کہتے ہین
پر عقیدے تو موسیٰ ہی کو اعلا جانا

آسماں پر گئے اور زندہ ہین ابتک عیسیٰ
شاہِ کونین کو مدفونِ مدینا جانا

اُمتِ غیر میں تھی وحی و رسالت جاری
خیرِ اُمتؐ مین یہ ممکن نہین پایا جانا

رات دن کرتے ہین انعمت علیہم کی دُعا
آسماں سے کبھی ممکن نہین اس کا جانا

ہائے کیا شامتِ اعمال ہے اس فرقہ کی
راستبازوں کے بھی سلطان کو جھوٹا جانا

کاش! مقبول دُعا ان کی اگر ہو جاتی
راہ سیدھی سے نہ ہوتا انہین اُلٹا جانا

یاالٰہی کرم و رحم سے بخش ان کے گناہ
جائین دیدار جو دنیا سے ہوان کا جانا

خاکساری و تذلل کا سبق انکو پڑھا
یو نتو دشوار ہے اس قوم کا غرا جانا

تیری رحمت سے عجب کیا جو یہ پا جائیں راہ
راہ گُم کردہ ہین اور دُور ہے رستا جانا

تجھسے کرتا ہے دُعا عجز سے یاں اویس
مفلسانہ نہ ہو دُنیا سے ہمارا جانا

---

کشمیریوں کو بلاتے ہوئے قاضی اکمل صاحب نے ایک نظم لکھی ہے وہ بہی اسی جگہ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے - (اڈیٹر)

## ھاتق! یوڑولا
## کشمیریوں کو دعوت!

مخدومی صادق! آجکل حضرات کشامرہ جوق درجوق کشمیر سے آرہے ہین میرے دل مین جوش پیدا ہوا کہ انہین خوان مسیحا کیطرف دعوت کرون جو کہ آپکے اخبار کے ذریعہ ان کے کانوں تک پہنچانا چاہتا ہون آپ بہی شامل ثواب ہون - اکمل تشحیذ - قادیان دارالامان

قادیاں اُترا مسیحائے زماں یوڑ ولا
ہے یہی مسکن آن جانِ جہاں یوڑ ولا

چرخ پر جس کو سمجھتے ہین تمہارے مُلّاں
وہ تو مدفون ہے کشمیر مین ہاں یوڑ ولا

مردہ اسلام کو زندہ اسی عیسیٰ نے کیا
دینِ حق کی ہے یہی رُوح و رواں یوڑ ولا

لفظ منکم نے بتایا کہ اسی اُمت سے
آنے والا ہے مسیحائے زماں یوڑ ولا

قحط و طاعون و زلازل ہین کسوف اور خسوف
حق نے دکھلائے ہین کتنے ہی نشاں یوڑ ولا

حضرت مہدی و عیسےٰ کا ہے حلیہ ہی یہی
بھول کر جاتا ہے نادان کہاں یوڑ ولا

مفتری ہوتا تو ناکام ہی مرجاتا وہ
افترا کا نہ کرو اسپہ گماں یوڑ ولا

مغز لینا ہے تو آجا یہاں ملتا ہے
استخواں چھوڑ دے تو پیش سگان یوڑ ولا

کانگڑی اُلفتِ محبوب کی ہے چاہ ہی ہے
سبھی سامان ہے موجود میاں یوڑ ولا

تو ڈھونڈھے کیا گر کہ تو ہے چھوڑ نہ مان ہاں
مرا مرشد ہے بڑا فیض رساں یوڑ ولا

تر دمند عرفان کے کیا گلشن احمد سے تو
اور باغوں مین تو آئی ہے خزاں یوڑ ولا

نادِ دل تو ہے پژمرده کن کہ تر ادی غفلت
اُٹھ کہ ایمان نہین کچھ بہی تر یاں یوڑ ولا

حضرتِ نور سے قرآن و احادیث سنو
دلربا اس کا ہے انداز بیاں یوڑ ولا

دیکھ مر آن کہ گرفتار عذابوں میں گرہ
کیا اکمل نے بصد شوق عیاں یوڑ ولا

# اخبار عالم پر ایک نظر

**سانپ** کی چربی سے بعض تاجر گہی جعلی بناتے ہین ۔ عدالت سبار ڈینٹ کے ایک مقدمہ مین ایک مہاجن کے بہی کہاتہ مین پانچ سو روپے کے سانپون کی خریداری ثابت ہوئی تحقیقات پر معلوم ہوا کہ سانپ کو اُبالنے سے چربی بہت نکلتی ہے اور گہی مین آمیزش کے کام آتی ہے۔

**زہریلا پان** مقام نشر اٹل (بنگال) سے بابو پورن چند نامی شخص رقمطراز ہے کہ آج مینے ایک پان کہایا تہا ۔ لیکن کہانے کے چند ہی منٹ بعد موہنہ اور حلق مین سخت جلن ہونے لگی ۔ اور رفتہ رفتہ اِس جلن نے بے ہوشی پر نوبت پہنچادی اور منہ سے خون آنے لگا ۔ زندگی سے مایوس ہو کر مین قریبی ہسپتال مین داخل ہوگیا ۔ اور بابو اٹل بہاری گوش نے میرا معالجہ شروع کردیا اسی شب کو رخسارون پر سوزش کے آثار ہویدا ہونے لگے اور رفتہ رفتہ تمام چہرے پر سوزش چڑھ گئی ۔ آخر کار چند ادویات کا استعمال ہوتا رہا جس سے قدرے فیند آئی ۔ لیکن منہ رخسارے اور گلے مین سوزش ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف اٹہانی پڑی ۔ پان مین کبہی کبہی آٹے کی مانند ایک چیز دیکہی جاتی ہے جس کو زہر کہہ سکتے ہین اور غالباً یہ زہر میری زندگی کے لئے مہلک خطرہ تہا ۔ خیر جو ہُوا ۔ پان کہاتے وقت اس کو بخوبی دیکہہ لینا چاہیئے ۔ کیون کہ ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگون کو بہی میری مانند آفت مین مُبتلا ہونا پڑے ۔ (سولبھ سماچار بنگالی)

**دربار دہلی** ۔ آج شاہ سلامت دہلی پہنچ گئے ہونگے اور دربار کی رونق کا ابتداء ہو گیا ہوگا ۔ ۳۰ نومبر رات کو پالن پور کے کیمپ مین آگ لگ گئی ۔ ۵۴ ہزار کا نقصان بیان کیا جاتا ہے ۔ وزیٹران و درباریان کی پچاس ٹرینیز روزانہ دہلی پہنچتی ہین ۔ تاجپوشی کی رسمون کی ادائگی کے لئے چار تخت بنائے گئے ۔ جن پر اسّی ہزار روپیہ خرچ ہُوا ہے

مولوی شمس الہدیٰ ہائیکورٹ کلکتہ کے جج مقرر ہوگئے

## جنگ طرابلس

ہنوز جاری ہے ۔ جنگ اٹلی کے متعلق خبرون کے آنے کی تین راہین ہین ۔ رُوما ۔ قسطنطنیہ ۔ اور یورپین اخبارات ۔ تازہ خبرین جو روما کے ذریعے آئی ہین ان سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اٹلی والے پہر وہان تک پہنچ گئے ہین ۔ جہان وہ پہلے تہے ۔ عربون اور ترکون کے ساتھ سخت جنگ ہوئی ۔ ترکون کو سخت شکست ہوئی اور ان کا بہت نقصان ہُوا ۔ اٹلی والون کا بہی نقصان ہُوا ۔ مگر کم ۔ قسطنطنیہ کی خبرون سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ترک ہر میدان مین اٹلی والون کے سینکڑون کیا ہزارون قتل کر رہے ہین اور ان کو ہٹا ہٹا کر سمندر کے قریب پہنچا دیا ہے ۔ ایک لاکہہ عرب اور ترک میدان جنگ مین جمع ہوگیا ہے ۔ یورپ کے اخبارات والے کہتے ہین ۔ کہ ترک بہادری سے لڑ رہے ہین ۔ اور اٹلی مشکلات مین ہے ۔ مگر تاحال اٹلی کا قبضہ ہے ۔ اٹلی نے اور فوج روانہ کی ہے لیکن اپنے جہاز طرابلس کے آگے سے ہٹا لئے ہین اور ٹرکی کے دیگر مقبوضات پر حملہ کرنے کے ارادے ظاہر کئے جاتے ہین ۔ دول نے اٹلی کے اعلان الحاق کو تسلیم نہین کیا اور یورپ کے اخبارات مین سخت ناراضگی کا اظہار ہو رہا ہے ۔ کہ اٹلی والون نے بے گناہ عربی بچون اور بوڑہون اور عورتون کو نہائت بے رحمی سے ہلاک کیا ۔ اٹلی نے جنگ ٹرکی کیلئے آٹھ کروڑ پونڈ منظور کیا تہا ۔ جسمین سے نصف خرچ ہوچکا ہے ۔

## شیخ سنوسی کا اعلان

سید احمد سنوسی نے مجاہدین طرابلس الغرب کے نام حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ہم تم کو اطلاع دیتے ہین کہ ہمنے قبائل کے درمیان اعلان جہاد شائع کردیا ہے تاکہ امیر المومنین کے ملک سے اطالی دشمنون کو باہر نکال دین ۔ طوارق اور طیبو ۔ یہ دو قبیلے آمادۂ جہاد ہو چکے ہین ۔ صرف ان دونون کے مجاہدین ہی کی تعداد ۶۰ ہزار جوان ہے ۔ جو جدید آلات حرب سے مسلح ہین ۔ اور ان کے پاس ایک مدت دراز تک کے لئے سامان رسد و ذخائر جنگ موجود ہین ۔ عربون مین اُن سے زیادہ دلیر اور جانباز کوئی اور قبیلہ نہین ہے ۔ جنگ ان کی لذّت ہے اور موت انکی غایت ہے ۔ جسطرح خدا نے ان سے (فتح کا) وعدہ کیا ہے اسیطرح اونہون نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ ہم مرتے دم تک خلافت مقدسہ کی حفاظت کرینگے ۔ اور اٹلی والون کو اپنے ملک مین اِس سے زیادہ ذرا سی بہی جگہ نہین دینگے ۔ جتنی اون کی قبرون کے لئے درکار ہوگی اور جن کے اندر ان کو ہم خود اپنے ہاتہون سے اُتار دینگے ۔ مین تم کو ان دونون قبیلون کے جوانمردون کا حال سُناتا ہون ۔ کہ جس وقت میری دعوت جہاد انکے پاس پہنچی ہے ۔ تو وہ اپنی بی بی بچون مین بیٹہے ہوئے تہے ۔ جہاد کا حال سنتے ہی وہ سجدے مین گر پڑے ۔ اور خدا کا شکر بجا لائے کہ انکو اپنے خلیفہ کی املاک کی حفاظت کا موقعہ ملا ۔ اور ان کی عورتون نے جو اون ہی جیسی مردانہ ہمّت رکہتی ہین ہم سے اجازت چاہی ہے ۔ کہ میدان قتال مین مردون کے ساتھ جائین اور خدا کی راہ مین شہید ہون ۔ اس سے بڑھ کر ہم تم کو یہ خبر دیتے ہین کہ اگر یہ جنگ دس سال بہی رہی ۔ تو ہماری ہمتین ذرا بہی پست نہین ہونگی ۔ اور ہمارے عزم مین مطلق فرق نہین آئیگا ۔ نہ ہمارے آدمی کم ہونگے اور نہ ہمارے ذخائر مین کمی آئیگی اور عنقریب جہاد مین ہماری تقلید ہمارے دوسرے مقامات کے مسلمان بہائی بہی کرینگے ۔ جیسے سلطان وادائی اور سلطان دارفور اور سوڈانی ۔ یہ سب بہی اٹلی والون کے ساتھ جہاد کرنے سے ایسے خوش ہین کہ کچھ بیان نہین کیا جاتا ۔

پس اب ہم آپ (اہل صحائف) سے درخواست کرتے ہین کہ یہ اطمینان بخش خبرین ہمارے آقا خلیفہ تک پہونچا دین اور جلالتمآب سے عرض کردین کہ ہم تیار ہین ۔ کہ سلطان سلام کی حفاظت مین ایک ایک کر کے اپنی جانین دیدین ۔

فتح درنہ ۔ گورنمنٹ ٹرکی نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ ہماری فوج نے سخت خونریزی کے بعد درنہ فتح کر لیا ۔ پانسو اطالین قتل ہوئے ۔ اور اٹلی کی چوبیس توپین ترکون کے ہاتھ آئین ۔ بہت سے اطالین گرفتار کر لیے گئے ۔

بیروت کا تار مظہر ہے ۔ کہ ہم ہر طرح مطمئن اور فارغ البال ہین ۔ ہان اگر اطالیون نے ہمارے ساحل کا قصد کیا ۔ تو انکو تباہی کا گہر دکہا کر چہوڑینگے ۔

قرص حمانی سے دفتر مین ایک خائین ملازم تہا ۔ کو ... کیا گیا ہے ۔ باب عالی نے دول کے نام ایک اعتراضی یادداشت بھیجی ہے کہ اٹلی نے کس استحقاق سے طرابلس کے الحاق کا اعلان کردیا ہے ۔ باب عالی نے اپنی یادداشت مین دول کو متنبہ کیا ہے کہ جنگ برابر جاری رہے گی تاوقتیکہ اٹلی طرابلس کی حرص سے باز آئے ۔ یا میدان جنگ مین ہمارے ہاتھ کر ملیا میٹ ہو جاوے ۔

ترکون نے عربون کے قبائل براعصہ اور خارسہ اور دارسہ اور عبیدات کی بہاری جمعیت کو ساتھ لے کر اطالین فوج قابض درنہ پر تابڑ توڑ حملہ کیا ۔ پورے پانسو اطالین کاٹ گرائے انکے بہت سے ذخیرے لوٹ لئے ۔ ترکون کیطرف سے صرف آٹھ سپاہی کام آئے ۔ اس معرکہ مین عربی قبائل کی جمعیت سنوسی فرقہ کے تیرہ مشائخ کے زیر کمان تہی ۔ جو کہ سب کے سب سنوسی فرقہ مین اعلےٰ درجہ کا نفوذ و اقتدار رکہتے ہین ۔

بن غازی کے قریب عثمانی فوج نے اطالین فوج کو خونریز معرکہ کے بعد شکست فاش دی ۔ لندن مین عثمانی سفارت نے اعلان کیا ہے ۔ کہ ۲۴ تاریخ کے معرکہ مین ۳۰۰ اطالین قتل اور ۷۰۰ زخمی ہوئے ۔ (پیسہ)

# فہرست مبائعین

(نومریدین جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی)

علی محمد صاحب ڈوگر۔ موضع عہدی پور ڈاکخانہ بدوملہی سیالکوٹ
مستری شیخ نظیر الدین صاحب پچھایاں گاؤں (اٹاوہ)
احمد خاں صاحب۔ موضع راجپور۔ ڈاکخانہ چکرنگر ضلع اٹاوہ
علاء الدین خان صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
الہ یار خاں صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
مسماۃ حفیظن صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ″
دختر محمد شریف خان صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
ایرن صاحبہ والدہ محمد شریف خان ″ ″ ″ ″ ″ ″
میاں کریم بخش صاحب۔ موضع تیجہ کلاں تحصیل بٹالہ گورداسپور
محمد شفیع صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
عبد المجید صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
دولت بی بی صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ″
غلام فاطمہ صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ″
محمد بی بی صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ″
عنایت بیگم صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ″
مہر علی بخش صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
مولوی محمد عبد اللہ صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
صادق صاحب فرزند محمد اسد اللہ صاحب پوسٹماسٹر ″ ″
حنیفہ صاحبہ دختر ″ ″ ″ ″ ″ ″
نبی بخش صاحب ولد شیخ مہر بخش صاحب خوجہ بازار چوڑیاں ڈیرہ نانک
شاہ محمد صاحب ولد حاکم صاحب کنتھووالی چک ۳۱۲ مہدی آباد لائلپور
لال صاحب ولد عبد اللہ صاحب ″ ″ ″ ″ ″
غلام قادر صاحب گہنوکے ″ ″ ″ ″ ″
محمد صحیح صاحب نائب مدرس۔ مدرسہ چھور۔ ظفروال
مستری لال دین صاحب۔ گوجرہ۔ ضلع لائلپور
لیسندا صاحب معرفت منشی عبد العزیز۔ محلہ پانڈوسر۔ نابھہ
محمد دین صاحب ترکھان۔ ایوالی ڈاکخانہ گکھڑ۔ وزیر آباد
چراغ الدین صاحب۔ مہدی پور۔ ڈاکخانہ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ
علم دین صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
بھاگ صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
حیات محمد صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
اِل صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″ ″
رام گل صاحب معرفت مولوی عبد الستار۔ ٹبری۔ علاقہ کوہاٹ
ایاز گل صاحب معرفت مولوی عبد الستار۔ ٹبری۔ علاقہ کوہاٹ
سمند خان صاحب ″ ″ ″ ″ ″
لال دین صاحب معرفت مولوی جان محمد صاحب مدرس ڈسکہ سیالکوٹ
جواہر صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
الٰہی بخش صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
نواب الدین صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
مسماۃ اللہ جوائی ″ ″ ″ ″ ″ ″
مسماۃ عائشہ بی بی ″ ″ ″ ″ ″ ″
مسماۃ رابعہ بی بی ″ ″ ″ ″ ″ ″
مسماۃ بھولی اہلیہ الٰہی بخش صاحب ″ ″ ″ ″ ″
مسماۃ بھولی اہلیہ میاں بڈھا ″ ″ ″ ″ ″
مسماۃ کریم بی بی صاحبہ ″ ″ ″ ″ ″
میاں اسماعیل صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
میاں ابراہیم صاحب ″ ″ ″ ″ ″ ″
سید محمد فتح علی شاہ صاحب کلرک دفتر ڈی ٹی ایس آفس خوشاب

# الخطبۃ

ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں۔ مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی ایک دختر نابینا کنواری کا عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت کریں باشندگان میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح دیجاوے گی

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم و صلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جس کی عمر ۲۳ سال۔ گندم رنگ۔ جسم اور قد درمیانہ۔ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک۔ قرآن شریف اور اردو خواندہ۔ مطیع و فرمانبردار۔ پخت و پز۔ قطع و برید و دوخت سے واقف ہے۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایک ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے۔ جس کی عمر بیس سے تیس برس ہو۔ اوّل تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو۔ کم از کم بیس روپے کا ملازم ہو یا بیس روپے ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپے ماہوار کی آمدنی کا ہو۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڑھ۔ سہارنپور کے باشندگان کو ترجیح ہوگی۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ درخواست کے ہمراہ ۱؎ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۱۲ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکے۔ ضلع گوجرات جو نہایت ہی صالح۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جن کی علاوہ زمینداری آمد کے مبلغ دس روپے ماہوار تنخواہ ہے۔ کسی زمیندار احمدی کے ہاں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب پسند فرماویں۔ دفتر بدر میں اطلاع دیں۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔

(۶) ایک احمدی نوجوان۔ غریب الطبع۔ قوم کا ارائیں ضلع گوجرات کا باشندہ ہے۔ عمر بیس سال۔ تنخواہ سترہ روپے ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی۔ مستقل سرکاری ملازم۔ نکاح کا خواہاں ہے۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی۔ عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن ضلع جہلم۔ اس کے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہو۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو۔

محمد امین ۔ فضل کریم۔ کالج سٹریٹ کلکتہ۔

(۸) ایک ککے زئی شریف لڑکی عمر سولہ سال کے واسطے جو قادیان کے قریب ہے۔ ایک شریف خواندہ نوجوان احمدی کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۱؎ کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔



صاحبان۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر فرمایا کریں ورنہ تعمیل کی شکایت معاف۔ (منیجر)

(بکڈپو پریس قادیان دارالامان)